ترکی میں اسلامی مدارس پر پابندی

(اداریہ)

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں خاندانی نظام سے لے کر حکومتی نظام تک بھرپور رہنمائی موجود ہے۔ قدم قدم پر معاملات لین دین' تجارت' اخلاقیات' عبادات' عقائد' حقوق و فرائض کے بارے میں واضح ارشادات ہیں۔ بنیادی انسانی حقوق کو اسلام نے بڑی اہمیت دی ہے۔ خاص کر خواتین' بچوں اور لاچار افراد کو مکمل تحفظ حاصل ہے۔ اسلام جہاں مسلمانوں کے حقوق کا مکمل تحفظ کرتا ہے وہاں غیر مسلموں اور اقلیتوں کو بھی وہی حقوق اور آزادی سے نوازتا ہے۔ تاریخ اسلام کے اوراق اس کے شاہد ہیں جس کی نظیر کسی اور تہذیب و ثقافت میں ممکن نہیں۔ اس وقت بھی دنیا کا کوئی قانون یا مذہب انسانوں کو وہ تحفظ فراہم نہیں کر سکتا جس کا تفصیلی تذکرہ اسلامی تعلیمات میں ملتا ہے۔ اسلام امن و آشتی کا دین ہے۔ یہ کسی شکل میں بھی قتل و غارت اور خون ریزی کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اسلام ہی واحد دین ہے جس میں قتل کا بدلہ قتل رکھا گیا ہے۔

لیکن بدقسمتی سے آج کل پوری دنیا میں اسلام کے خلاف ایک طوفان برپا ہے اور یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ یہ تشدد پسند لوگوں کا دین ہے۔ جس میں دہشت گردی اور خون ریزی کو اولیت حاصل ہے اور غیر مسلموں کا قتل باعث اجر و ثواب ہے۔ یہ پروپیگنڈہ یورپی ممالک اپنے ذرائع ابلاغ کے ذریعے بھرپور طریقے سے کر رہے ہیں اور اسلام کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔ ان کے اس عمل کے پیچھے یہود و نصاریٰ کے دماغ کار فرما ہیں۔ وہ تو یہ کام بہرحال ضرور کریں گے کیونکہ وہ اسلام کے دشمن ہیں۔

لیکن مقام افسوس ہے کہ بعض اسلامی ممالک اس ہرزہ سرائی میں اسلام

دشمنوں سے بھی دو قدم آگے ہیں اور اسلام کے خلاف نہ صرف شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں بلکہ اپنے ملک میں شعائر اسلام پر مختلف طریقوں سے پابندیاں بھی عائد کرتے ہیں۔ اس کی تازہ نظیر حال ہی میں ترکی نے پیش کی ہے۔ انہوں نے اپنے تمام اسلامی مدارس پر پابندی عائد کر دی ہے اور ایک قانون کے ذریعے ان تمام اسلامی مراکز کو بند کر رہا ہے۔ جہاں اسلامی علوم کی تدریس کا اہتمام تھا۔ یہ ادارے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تدریس کا اہتمام کرتے تھے اور ان میں اسلامی اقدار کی پاس داری کا درس دیا جاتا تھا۔

ترکی میں اسلامی شعائر کے خلاف یہ پہلی پابندی نہیں بلکہ اس سے قبل مصطفیٰ کمال پاشا (جو کہ اسلام کا بدترین دشمن تھا) جس نے ترکی میں اسلامی طرز زندگی کے خاتمے کے لئے بنیادی اور کلیدی کردار ادا کیا۔ ترکی زبان جو عربی رسم و خط میں لکھی جاتی تھی اسے انگریزی رومن میں تبدیل کیا گیا۔ داڑھی رکھنا ممنوع قرار دیا گیا۔ برقعہ اوڑھنا خلاف قانون قرار دیا گیا۔ تمام تعلیمی اداروں میں قرآن پاک کی تعلیم کو ممنوع قرار دیا خصوصا فوج میں اسلامی جذبہ جہاد کو ختم کیا گیا۔

جس کے نتیجہ میں ترک کی جو نسل پروان چڑھی وہ اسلام سے کوسوں میل دور مغربی تہذیب و ثقافت کی دلدادہ ہے۔ یہی لوگ اعلی سرکاری عہدوں اور فوج کے اعلی مناصب پر قابض ہیں جو سیکولر ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

پوری دنیا کی طرح ترک میں بھی اسلام کے احیاء کی تحریک چل رہی ہے۔ جس میں کلیدی کردار دینی اور اسلامی مدارس کا ہے۔ لہذا حکومت وقت نے فی الفور ان مدارس کے خلاف کارروائی کی اور انہیں بند کرنے کے لئے باقاعدہ قانو منظور کر لیا۔

دکھ کی بات تو یہ ہے کہ وہ مراکز جو بے حیائی اور فحاشی کو پھیلانے میں دن رات کوشاں ہیں جو نوجوانوں میں بے راہ روی اور بداخلاقی پیدا کرنے میں

مصروف عمل ہیں ان کے خلاف تو یہ کہہ کر مداخلت نہیں کی جاتی کہ یہ ان کا ذاتی مسئلہ ہے اور بنیادی حقوق کا تقاضا محض آزادی ہے۔ لیکن دین کے معاملے میں مداخلت کو حکومت اپنا فرض سمجھتی ہے۔

ان اداروں کو جو اسلامی تعلیمات کے فروغ میں مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں محض اس لئے بند کیا جا رہا ہے کہ یہاں پڑھنے والے اسلام کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں جو والدین' اساتذہ' بڑوں اور چھوٹوں کے حقوق سے نہ صرف آگاہ ہوتے ہیں بلکہ ان کی بجاآوری کا عملی مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔ کتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ ان پر پابندی عائد کرکے ترکی حکومت نے لاتعداد مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے اور لاکھوں انسانوں کے بنیادی حقوق کو سلب کیا ہے۔ جس پر تمام اسلامی جماعتوں' حکومتوں کو احتجاج کرنا چاہئے اور مطالبہ کرنا چاہئے کہ ان مدارس پر پابندی کو فی الفور ختم کیا جائے۔

ہم بھی اس سطور کے ذریعے ترکی حکومت سے احتجاج کرتے ہیں اور ان کے اس نامناسب رویے پر اظہار افسوس کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ان دینی مدارس کو فورا بحال کیا جائے۔

سعودی حکومت کی قابل قدر اسلامی خدمات

عالم اسلام میں سعودی عرب واحد حکومت ہے جو پوری دنیا میں اسلامی تہذیب و ثقافت کے احیاء کے لئے سرگرم عمل ہے۔ ان کی خصوصی عنایات سے نہ صرف لاتعداد مساجد اور مدارس تعمیر ہوئے ہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کے فروغ اور اسلام کی عالمگیر دعوت کے لئے بھی بے شمار علماء' سکالر' اساتذہ و مدرسین سعودی حکومت کی سرپرستی میں انحاء عالم میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

سعودی فرمانروا شاہ فہد بن عبد العزیز وفقه الله کا سب سے اہم اور

قابل تحسین کارنامہ سپین میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مساجد اور اسلامی مراکز کی تعمیر ہے۔ آپ کی خصوصی توجہ اور نگرانی میں سپین میں کئی عالیشان مساجد اور اسلامی مراکز تعمیر ہوئے ہیں۔ جن میں پنجگانہ نمازوں' خطبات جمعہ اور درس و تدریس کا بہترین انتظام ہے۔

اب حال ہی میں جبل طارق (Gibraltar) میں جامع مسجد خادم الحرمین الشریفین کی تعمیر مکمل ہوئی۔ جس کا افتتاح ریاض کے گورنر شہزادہ سلمان بن عبد العزیز اور شہزادہ عبد العزیز بن فہد نے کیا۔ یہ عظیم الشان مسجد تیس ملین ریال کی لاگت سے مکمل ہوئی۔ جو اپنی وسعت اور خوبصورتی میں بے نظیر ہے اور یہ مسجد ایسی جگہ پر تعمیر ہوئی ہے جسے تاریخ اسلام میں منفرد حیثیت حاصل ہے۔

طارق بن زیاد نے اندلس کو تسخیر کرنے کے لئے اسی جگہ قدم رنجہ فرمایا تھا اور پھر اندلس صدیوں تک مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت کا مرکز بنا رہا۔ اب دوبارہ یہ سعادت خادم الحرمین الشریفین کے حصے میں آئی ہے۔

سعودی عرب سپین میں احیاء اسلام کی تحریک کی نہ صرف نگرانی کر رہے ہیں بلکہ وہ اربوں روپیہ اس پر صرف کر رہے ہیں۔ خادم الحرمین الشریفین کی دلی خواہش ہے کہ سپین کے مسلمان ایک مرتبہ پھر اپنی گم گزشتہ ماضی کا سنہری دور اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔

سپین جو صدیوں تک اسلام کا گہوارہ رہا۔ اسلام کے ابدی پیغام اور اس کی لازوال ثقافت کو یورپ میں متعارف کرانے کا سرا سپین کی اسلامی حکومت کے سر ہے۔ اندلس جہاں مسلمانوں نے علمی' اقتصادی اور سائنسی ترقی میں ناقابل فراموش کارنامے سرانجام دیئے اور وہ وقت بھی آیا جب یہی اندلس پوری دنیا کی قیادت کی صلاحیت رکھتا تھا۔ مورخین کے مطابق دنیا کی کوئی بندرگاہ ایسی نہ تھی جہاں اندلس کے بحری جہاز لنگر انداز نہ رہتے ہوں۔

لیکن مسلمانوں کے باہمی افتراق اور نااتفاقی نے ملک میں طوائف الملوکی

باقی ٹائیٹل کی پشت پر